



سوال

(94) منت پوری کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری شادی کو آٹھ سال ہو چکے ہیں۔ اللہ کی مرضی کے اس طویل مدت میں اولاد کی نعمت سے محروم رہا۔ بہت علاج معالجہ کرایا لیکن بے سود۔ بظاہر ہم دونوں میں کوئی بیمار بھی نہیں تھا۔ ایک دن میں اذان کی آواز سن کر گھر سے باہر آیا۔ آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور اللہ کی طرف ہاتھ اٹھا کر میں نے منت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اولاد کی نعمت سے نوازا تو میں اپنے دوستوں کو ایک شاندار دعوت دوں گا۔ اللہ کی مرضی کہ اس کے بعد میرے گھر ولادت ہوئی۔ میں نے دعوت کرنی چاہی لیکن بعض وجوہ کی بنا پر میں ایسا نہ کر سکا۔ حالانکہ دعوت کرنے کا میرا پکا ارادہ تھا اس کے بعد ایسا ہوا کہ میری بچی بیمار ہوئی اور کمزور ہوتی چلی گئی۔ میں نے ہر قسم کا علاج کرایا لیکن وہ ہمیں چھوڑ کر اللہ کے پاس چلی گئی۔

میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا نذر پوری نہ کرنے کی وجہ سے وہ انتقال کر گئی؟ میں اب بھی یہ نذر پوری کرنا چاہتا ہوں تو کیا میں ایسا کر سکتا ہوں حالانکہ اب تو وہ انتقال کر چکی ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سب سے پہلے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ آپ کو اولاد کی نعمت سے نوازے اور متوفیہ کو آپ کے لیے آخرت کے دن باعث اجر بنائے۔ آمین۔

آپ کی بچی کی موت اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی تقدیر تھی جسے کوئی انسان بدل نہیں سکتا ہے۔ اس کی موت نذر پوری نہ کرنے کی وجہ سے نہیں ہوئی ہے۔ کیوں کہ منت پوری نہ کرنا اور موت کا واقع ہونا ان دونوں میں کوئی تعلق نہیں ہے۔ موت تو ایک فیصلہ ہے۔ جب اس کا وقت آتا ہے تو کوئی طاقت اسے ٹال نہیں سکتی۔ ہر انسان کی مدت عمر اس کی ولادت سے قبل لکھی جا چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا يَعْزُبُ مِنَ الْمُتَعَمِّرِ وَلَا يُنْقِضُ مِنْ عُمْرِهِ إِلَّا فِي كِتَابٍ... ۱۱ ... سورة الفاطر

’کوئی پانے والا عمر نہیں پاتا اور نہ کسی کی عمر میں کچھ کمی ہوتی ہے مگر یہ سب ایک کتاب میں لکھا ہوتا ہے۔‘

البتہ آپ نے جو نذر مانی تھی اس کا پورا کرنا آپ پر فرض ہے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور ان لوگوں کی تعریف کی ہے جو نذر میں پوری کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلِيُوَفِّقُوا زَوْجَهُمْ... ۲۹ ... سورة الحج



”اور اپنی نذر میں پوری کریں“

یوفون بالذکر و سافون یوماکان شترہ مستطیراً ۷ ... سورة الدھر

”یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی آفت ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی“

سورہ توبہ کی آیت نمبر 75 اور 76 میں ان لوگوں کی مذمت کی ہے جو نذر میں پوری نہیں کرتے اور اللہ سے کیے گئے وعدے کو ایفا نہیں کرتے۔

ایک عورت نے منت مانی تھی کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر خوشی کے اظہار کے لیے دف بجائے گی اس عورت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرو۔ (البداء)

بچی کے انتقال کی وجہ سے آپ کی نذر ختم نہیں ہوگئی۔ کیوں کہ آپ کی نذر اولاد کی ولادت کے ساتھ مشروط تھی۔ سو اللہ نے آپ کو اولاد عطا کی۔ اب آپ پر فرض ہے کہ آپ اپنی نذر پوری کریں۔ نذر کے سلسلے میں دو باتیں بتانا چاہتا ہوں:

1۔ جمہور علماء کے نزدیک نذر میں اور منتیں ماننا مکروہ ہے۔ گرچہ کسی اچھے کام مثلاً نفل نماز پڑھنا یا قربانی کرنے کی ہو۔ اس کی دلیل حدیث نبویؐ ہے:

”شی الٹی صلی اللہ علیہ وسلم عن الذر وقال: اذ لا یذ شینا واما یستخرج بہ من النجیل“ (بخاری۔ مسلم۔ اح)

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ اس سے تقدیر نہیں بدلتی۔ البتہ اس کے ذریعے سے کسی بخیل شخص سے کچھ مال نکالا جاسکتا ہے۔“

اس کراہت کی وجہ سے یہ ہے کہ لوگ نذر میں مان کر یہ اعتقاد کرنا شروع کر دیں کہ نذر اور منت تقدیر کے فیصلے کو بدل سکتی ہے۔ نذر ماننے میں ایک قباحت یہ بھی ہے کہ بندہ کسی اچھے کام کی منت اس شرط کے ساتھ مانتا ہے کہ اس کا ذاتی فائدہ پورا ہو جائے۔ مثلاً اگر اللہ نے مجھے اولاد عطا کی تو میں ایک جانور ذبح کروں گا یا ایک مسجد بناؤں گا۔ گویا کہ آپ نے ایک اچھے کام کو اپنے ذاتی مفاد کے ساتھ مشروط کر دیا۔ اگر آپ کو یہ فائدہ نہ پہنچا تو آپ وہ لہجہ کام بھی نہ کریں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی نیت اللہ کو خوش کرنا نہیں ہے بلکہ اپنا ذاتی فائدہ حاصل کرنا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ ایک اچھی بات نہیں ہے۔

بہر حال نذر ماننا مکروہ ہی سہی لیکن نذر ماننے کے بعد اس کا پورا کرنا تمام علماء کے نزدیک فرض ہے۔

2۔ دوسری بات یہ ہے کہ منت اگر مانی ہو تو کسی ایسی چیز کی مانی چلیجیے جس میں اللہ کی عبادت اور اس کا تقرب مقصود ہو۔ مثلاً نفل نماز پڑھنا، قربانی کرنا یا روزے رکھنا وغیرہ۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

”لَا نَذْرَ إِلَّا مَا تُبْتَغَى بِهِ وَجْهَ اللَّهِ“

”نذر نہیں ہے سوائے اس چیز میں جس سے اللہ کی خوشنودی مقصود ہو“

اسی لیے بعض علماء نے کہا ہے کہ اگر نذر کسی ایسے کام کی مانی جائے جس سے اللہ کی خوشنودی مقصود نہ ہو تو وہ سرے سے نذر ہی نہیں ہے۔

اس حدیث کی رو سے آپ کو چاہیے تھا کہ دوستوں کو دعوت دینے یا تقریب منانے کی منت کی بجائے کسی ایسے کام کی منت ماننے جس سے اللہ کا تقرب مقصود ہو۔ دوستوں کو دعوت دینا بھی اللہ کے تقرب کا ذریعہ ہو سکتا ہے اگر دوستی اللہ کے لیے ہو۔



فتاویٰ یوسف القرضاوی

قسموں اور فتوں کے مسائل، جلد: 1، صفحہ: 219

محدث فتویٰ